

## 104606- لڑکے کو اپنے فوت شدہ والد سے محبت ہے اور اب ان کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہے۔

### سوال

میں آپ کو اپنایہ سوال بھیج رہا ہوں اور س میں اپنے والد مر حوم کے متعلق پریشانی بھی ذکر کر رہا ہوں، میرے والد صاحب کو فوت ہوئے دو سال ہو گئے ہیں وہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوتاہی کا شکار تھے، مثلًا:

1- فرض نمازیں پابندی سے ادا نہیں کرتے تھے، کبھی پڑھی اور کبھی سستی کی وجہ سے نہ پڑھی، میرے والد نماز کی فرضیت کا انکار نہیں کرتے تھے۔

2- وہ رمضان میں بہت کم روزے رکھتے تھے اور جدت یہ پیش کرتے کہ وہ بیمار ہیں اور انہیں دل کے عارضے کی دو اکافی ہے، یا وہ بہت کمزور ہو جکے ہیں اب ان میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے، میرے والد سکریٹ نوشی کرتے تھے، اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ روزہ اس لیے نہیں رکھتے تھے کہ وہ سکریٹ کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

3- کافی عرصہ پہلے ہمارا ایک جزل اسٹور تھا، میرے علم کے مطابق اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے انہوں نے کبھی بھی اس دکان میں موجود سامان کی زکاۃ ادا نہیں کی، اس وقت ہماری مالی حالت بھی بہت پتی تھی، اس دکان سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا اور پھر ہم نے وہ دکان بھی فروخت کر دی۔

4- بسا اوقات میرے والد کے پاس اتنی رقم جمع ہو جاتی تھی کہ اس سے وہ حج کر سکتے تھے؛ لیکن انہوں نے حج نہیں کیا، وہ ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے کہ وہ حج کرنے کی تمنا رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس استطاعت نہیں؛ کیونکہ انہیں آنکھوں میں شدید مسائل کا سامنا تھا اس کی وجہ سے وہ اڑا حام، دھوپ اور مشقت طلب کام سے پرہیز کرتے تھے، تاہم ان کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے ان کی طرف سے رضا کارانہ طور پر حج بدل کیا ہے، میرے خیال میں وہ تین لوگ تھے اور وہ میرے والد کے رشتہ دار بھی نہیں تھے۔

مجھے میرے والد سے بہت محبت ہے، میرے والد صاحب کے دوست بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے، اس لیے میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ایسے اعمال بتائیں جن کے ذریعے میں اپنے والد کے ساتھ اچھا سلوک کر سکوں۔ مجھے اپنے والد سے بہت محبت ہے اور مجھے ان کے بارے میں عذاب قبر اور قیامت کے دن عذاب کا خدشہ ہے۔

### پسندیدہ جواب

اگر آپ اپنے والد محترم کے ساتھ ان کی وفات کے بعد خیر خواہی کرنا چاہتے ہیں تو آپ درج ذیل کام کر کے انہیں فائدہ پہنچ سکتے ہیں:

1- والد کے لیے سچے دل کے ساتھ دعا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۰۷- رَبِّ الْجَنَّاتِ مَقِيمَ الْمَلَائِكَةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِ رَبِّنَا وَلَكَشَنْ دُعَاءِ رَبِّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَ وَلِلَّهِ وَمِنْ يَوْمَ يَقُومُ الْحَسَابُ۔

ترجمہ: میرے پروردگار مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی، ہمارے پروردگار! اور ہماری دعا بھی قبول فرماء، ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو قیامت کے دن مفخرت عطا فرماء۔ [ابراہیم: 40-41]

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل ممقطع ہو جاتا ہے مساوی تین چیزوں کے: صدق جاریہ، علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے) مسلم: (1631)

ایسے ہی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیشک اللہ تعالیٰ ایک آدمی کا درجہ بلند فرمادیتا ہے، تو وہ آدمی کہتا ہے: یہ درجے کی بلندی میرے لیے کہاں سے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری اولاد کی تیرے لیے دعا کی بدولت)

اس حدیث کو طبرانی نے کتاب الدعاء، صفحہ: 375 میں روایت کیا ہے اور یہی نے جمیع الزوائد (10/234) میں اسے بزار کی جانب مسوب کیا ہے، اسی طرح یہی نے اسے سنن الکبریٰ: (7/78) میں روایت کیا ہے۔

امام ذہبی اپنی کتاب المسند: (5/2650) میں کہتے ہیں کہ: اس کی سند قوی ہے۔  
اور یہی کہتے ہیں کہ اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں، ماسوائے عاصم بن بدرہ کے وہ حسن الحدیث ہے۔

2- اپنے والد کی طرف سے صدقہ خیرات کریں۔

3- والد صاحب کی طرف سے حج اور عمرہ کریں، اور ان کا ثواب انہیں پہنچائیں، اس امور کی تفصیلات ہماری ویب سائٹ پر پہلے سوال نمبر: (12652) کے جواب میں گورنچی ہیں۔

4- والد پر موجود قرضہ کی ادائیگی کریں، جیسے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے والد عبد اللہ بن حرام رضی اللہ عنہما کے قرضے کے ساتھ کیا تھا، یہ واقعہ صحیح مخاری: (2781) میں موجود ہے۔

جبکہ رمضان کے روزے اور زکاۃ کی ادائیگی میں جو کچھ ان سے کمی کوتا ہی ہوئی ہے وہ آپ کی پوری نہیں کر سکتے، چنانچہ اگر کوئی مسلمان روزوں اور زکاۃ کے متعلق عداؤ کوتا ہی کرے تو وہ لازمی طور پر ان کا خیاڑہ بھیگتے گا، اور کوئی دوسرا شخص کسی کی طرف سے ان کی ادائیگی نہیں کر سکتا۔

اور یہی حکم نماز کے بارے میں ہے کہ کوئی کسی کی نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے بارے میں بتلا دیا ہے کہ اسے اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا، اگر عمل اچھے ہوئے تو اچھائی ملے گی اور اگر عمل بُرے ہوئے تو بُرلہ بھی براہی ملے گا، فرمان باری تعالیٰ ہے: (فَمَنْ يَعْمَلْ مُتَّقِلَّ ذَرَّةً خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مُتَّقِلَّ ذَرَّةً شَرًّا يَرَهُ).

ترجمہ: پس جو شخص ذرہ برابر بھی خیر کا کام کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، اور جو ذرہ برابر بھی براہی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔ [الزلزلہ: 7-8]

لیکن اگر اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی رحمت سے معاف کرنا چاہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔

تاہم زکاۃ کا معاملہ قرضہ جیسا ہے، تو زکاۃ کی رقم مستحقین کا حق ہے، تو آپ اپنے والد صاحب کی جانب سے غیر ادا شدہ زکاۃ کا اندرازہ لگاتیں اور ان کی طرف سے ادا کر دیں، ہمیں امید ہے کہ اس طرح ان پر قدر سے نرمی ہو جائے گی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کوہیں کہ آپ کو اپنے والد سے محبت کا بہترین صلحہ اور جزا عطا فرمائے، اور انہیں معاف فرمائے۔

واللہ اعلم۔